

Digitized by Khilafat Library

چند گویم بانو گرا آئی چہاد قادیان بی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی مرزا بھٹو

پیش قدمیت

عام سے
نواں ساڑھن سے
بندوستان سے باہر سے
خیر خواہانوں سے
اپنے ملک کے فیہر
مستطیع ہو گئے ہیں

مسجد دارالامان قادیان

کلمات طہیات کا منظوم ترجمہ

علیہ السلام والحبیب

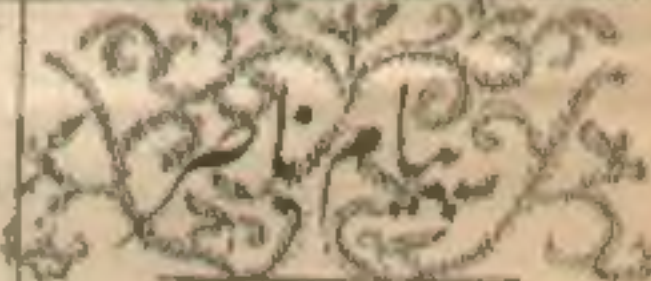
گدشتہ اشاعت کے آگے

لیکن جب ایمان خدا تعالیٰ سے غافل ہو جاتے ہیں
اور شفاعت اس کی پروا نہیں کرتا اور خدا تعالیٰ بھی اس
سے بے پروا ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی
قوم کو ستارہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ جہنمی سلطنت
نے جب دین سے غافل ہو کر بہانہ کی ہی سزا
اختیار کر لی۔ تو پھر سکا نتیجہ کیا ہوا وہ یہ ہے
جو صدر ہوں سے علی آئی سنی اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا
اور ایک مشاعرہ اس کا خاتمہ ہو گیا۔ پس انسان
کو ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے کھلی اور
چھپی ہوئی برکات واپس آخر انسان پر وہ گھر دی
آئی ہے جس کا نئے آسمان پر کے ایام کی
وہم و گمان بھی نہیں ہوتا۔ اس لیے ضروری ہے کہ
خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت دل پر رہے اور اس
کی عظمت و جبروت سے ڈرنا ہے اور کمال
کی کوشش کرنا ہے اور پھر دعا کے ساتھ کسی
توفیق مانگے۔ اور خدا سے آپ کو توفیق
دے

خدا کے فضل سے روا کے حق
ہدایت کا کرو ہم پاک فضا
جہاں خام خم دل میں لاؤ
کسی پر ہو کے دھوکے میں لاؤ
خدا کے قہر سے ہر دم ڈر رہو
نہ اس سرور و نیا پر مردہ تم
یہاں اگر کو ایمان تارو
کو حاصل ہو تحقیق کج جان تارو
پر لے دوسے دل سے مٹاؤ
کلام اللہ پر ایمان لاؤ
رسول اللہ کے اقوال دیکھو
اور اس مہدی کے تمام اعمال دیکھو
نور ہے یہ احمد مجتبیٰ کا
یہ نائب ہے محمد مصطفیٰ کا
وام وقت و ہدی زبان ہے
مخار و ایمان سے دو گوہاں ہے
محبت سے ہم اس کو آگے دیکھو
کنا اس کی صداقت ہم پر دیکھو
غرض سے پاک ہے عین بیری
قسم کھانا ہوں میں اس پر خدا کی
نصیحت اور محبت سے کہا ہے
یہ بھی بات ہے شاہد خدا ہے

قبر رسالہ سراج الحق
وفات کے بعد میں زالی اور چھوٹی ہوتی ہے
میں باہر نہیں جاسکتا۔ قریب ہے کہ فریاد ہو گیا
وہم کے اور میں کا انکار کرنا ہے۔ سراج الحق

رو نیکی کو نیک و خیرام پاؤ
گر لینا ہے کچھ ایمان لاؤ
جامت میں ہو اس مہدی کا قتل
مدا کا مل ہے تا ہو جاؤ کا مل
دھرتی پر ہدایت لٹ رہی ہے
پھر دے گئے ہدایت گمراہ تارے
پیر اگر محبت کا پتہ لاؤ
مداوت کے کو تو تم کو کال
ملو مہدی سے تم پاؤ ہدایت
کرد اسلام کی آکر حساسیت
چلو عیسیٰ کی خدمت میں چلو تم
حیات جاو دانی آن سے تو تم
دل مردہ کو دیتے ہیں جلاوہ
عجب کرتے ہیں شیشہ کو جلاوہ
سنو گو نہ تم بہرہ رہا میں
گزار دقا دیاں میں چند ساتیں
میاں اخلاص سے تم چل کے آؤ
کو تے کا میاں کچھ چل بھی پاؤ
کو تحقیق یاں اگر ہر اک بات
یہ ہم کو تہ کر و تحقیق سے ملے
پرے مجھے نہ تم باتیں بناؤ
تم اس مرد خدا کے پاس آؤ
کو ہر بات کی تحقیق تم خود
حاصل تمکو دی ہے عقل اور ہر
بہانہ بازو یوں کو چھوڑ دو تم
مہار میں اس طرف کو موڑ دو تم
رضاء میں کرو یاں آگے تم
کو حالات میں کچھ اپنے تبدیل



از حضرت میرزا ناصر نواب سلمہ اللہ الوہاب
یہاں آیا ہے اک بندہ خدا کا
وہ نائب ہے محمد مصطفیٰ کا
اے کہتے ہیں اب یہ لوگ و جلال
ہو اسے اہل دنیا کی محبت حال
مسلمان ہو گئے خود اس کے دین
پتے ہیں موعود ہی بھی اس کے ہون
سنانوں تم کو کیا غم کی کہانی
ہوے ہیں دشمن جیاں یار جانی
مگر اس سے ان کا مدد گار
لگا لیں زور چٹنا جا ہیے اشار
آخری فتح ہے یاں منتقی کی
مکھڑ چلے گی آخر جڑ بڑی کی
بدوں کو ہوگی آخر کار ایں مار
وہ پہنیں گے گلے میں لعنتی مار
زمانہ آجیا نصرت کا نزدیک
مگر معلوم ہے اس کو ٹھیک
ابھی باقی ہے کتنے روز کی جیل
خدا کے مانتے سے تاخیر و تعیل
صبر کی ہے مدد مانگو خدا سے
گزار و رندگی تم رشتہ سے

حضرت مسیح موعود و پانیپت

(نمبر ۵)

اس سلسلے کے لئے دیکھو احکم اور فروری ۱۸۵۷ء

جب کہ بعض مسلمان مولفین اور مصنفین کی تحریریں پانیپت جاتی ہیں۔ تو یہ بہت آزار دہم نہیں ہے بلکہ ہم ان ساری خطرناک تحریکوں کے ذمہ دار اور جواب دہ عیسائی داعیوں کو ہی قرار دیتے ہیں اور واقعات کی روش سے خود اپنی غلطی کے سامنے ان سے ان عیسائی کے پیشروان اور عیسائی بالمشبہوں کے حوالے سے پانیپت میں ہونے والے ایک خطرناک ملک میں عیسائی ہوا ہے کہ مذہبی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ حالانکہ گورنمنٹ ہند نے اپنی محکمات علیہ ان سے دینی حرارت یا تشعب کو ہیٹ کچھ رہا ہوا ہے۔ اس فقرہ پر جو کو زیادہ کر کے منہ پر دھرت نہیں کہہ کر کہہ رہے ہیں کہ اس لئے میں کو یہ خیال غلط ہے بعض غلط ہے کہ حقیقی مذہب سے کسی قسم کا خوف و خطر نہیں ہے۔

البتہ اس پر ہم اٹھا کر دیکھنا چاہتے ہیں کہ جس مذہب میں حقوق الہیہ اور حقوق انسانی کی حقیقت کو نہیں سمجھا گیا یا جو مذہب ان حقوق کی نظر سے ماری اور ہر پانی مذہب اپنے نواز کاں سے تہیت محض ہے البتہ اس سے خطرہ ہو سکتا ہے لیکن جو مذہب کمال طور پر حقوق الہیہ اور حقوق انسانی میں نظر نہیں کرتا ہے۔ اور جو اپنے اندر زمرہ مومنوں میں مساوات رکھتا ہے وہ تو مومنوں میں ماسیہ اب بھی شکل نہ لے گا اسے اس سوال پر غور کرنا چاہیے کہ گورنمنٹ کا کام ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم انہوں سے انتظار کرتے ہیں کہ گورنمنٹ امور دنیا سے استدر فرست اور فراغت نہیں کرتی کہ وہ اس سوال پر غور کر سکے۔

ہم پانیپت کے ساتھ اس بات میں کبھی متفق نہیں ہو سکتے کہ گورنمنٹ ہند نے اپنی محکمات علیہ ان سے دینی حرارت یا تشعب کو ہیٹ کچھ رہا ہوا ہے۔ البتہ کچھ کا حفظ اس فقرہ میں قابل غور ہے۔ جس سے پانیپت کا نتیجہ کہ کسی حد تک گورنمنٹ میں مذہبی تشعب ہے لیکن ہم انہوں سے اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ بلکہ یقین ہے اور ہم اپنی گورنمنٹ کی نسبت کبھی یہ ممکن نہیں کہ اس میں مذہبی تشعب کا کوئی ہی غائب ہے ہم ہر وقت تسلیم کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کا مذہب چشیت گورنمنٹ کوئی مذہب نہیں ہے۔ اور اس میں بالکل تشعب نہیں ہے۔ گورنمنٹ نے بعض اس خیال سے مذہبی آزادی

نہیں دی کہ وہ ہندو دھرم یا مسلمان سے ڈرتی ہے۔ نہیں بلکہ غلامی کو ہیٹ دے دیتی ہے کہ مذہب کے معاملہ میں انسان فطرتاً ہی آزاد ہے نہ وہ رہا ہو اس کے ساتھ وہ کسی مذہب کو قبول نہیں کر سکتا۔ اور جو کہہ سکتا ہے۔ اور عہدہ برہمن ہم اس امر کے لئے ہیں کہ کوئی مسلمان نہیں کر سکتے کہ گورنمنٹ کی مذہبی پالیسی میں تشعب نہ ہو تاہم لی ان سے چاروں کام عدالتی ہی ہے۔ کل طور پر عیسائی مذہب گورنمنٹ کو گورنمنٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ گورنمنٹ کو کل پر عمل کر کے اس سے فکری و سیاسی فرسٹ کو دیکھنا چاہیے۔ خزانوں کی گنہگار اور ان کے حوالہ دہ کرنا چاہیے اور کوئی انگلستان ملگے تو اسے ہندوستان ہی اس کے سپرد کر دینا چاہیے۔ ایک گال پر مل کر کہہ کر دوسری نہ سپرد کر دینی چاہیے۔ ہندوستان کی تعلیم اہل علم مالک کی رو سے اسے اہل مذہبی ہی نہیں اور وہ سیاسی قوانین سے ماری ہے اس لئے گورنمنٹ اگر تشعب مذہبی کے لئے تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ گورنمنٹ کا مذہبی تشعب نہ کرنا اور مذہبی پالیسی میں برابری بنانی اگر اسے سیاسی اصولوں کے تحت مبارک ہے ورنہ اچیل پر عمل کرنے سے گورنمنٹ سبکدوش ہو جائے گی۔

اس لئے گورنمنٹ کے لئے ضروری یہی ہے کہ مذہبی تشعب باز رہے۔ ورنہ دنیا میں ایک طوفان بے تیزی پیدا ہو جائے۔ اور ماسیہ مکرر کا نام نہ ہو جائے۔ ایک خطرناک اور غریب نظر سامنے پیدا ہوگا۔ ایک نابھار غریب سے بنے ایک نسل ہندوستان میں آتی کیات۔ وہ ایک گرجا میں ہائے جہان ایک مشنری صاحب سیاہ جہاد دنا رہا ہو رہی ہیں وہ اس کے نام پر تو بڑھ کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ میں خداوند خود بخود ایمان لا یا اور اچھے گناہوں کی گنتی اس پر لاؤنا ہوں وہ ان وہ پیشہ دیکر کہ نہیں کہ شیطنت کا کام اور مجسمہ شیش کے ساتھ پیش کرتا ہے جو شریعت عیسائیت کی روح ہے اس لئے اس کے ہر حکم و کتابی کو جب خدا نے اس کو عطا کیا تو میں اس کو قبول کرنا اسے سکتا ہوں۔ چاروں ہی۔

نہوڑی ویرے بعد ایک ڈاکوؤں کا گروہ آتا ہے جن کی سنگینوں اور جفا کا ہونے ہے ایک عالم تالان ہو رہا ہے وہ ایک روحانی کچھ جہجہ میں جاتے ہیں اور وہاں سے پیشہ کے لئے راہ راست کا ہڈا دے ہوئے چھوٹا

سامنے آتے اور واد میں کر کے کہتے ہیں کہ مقدس باپ! (رومن کیتھولک کی اصطلاح) انے ہمارے گناہ بخش دے اور بداد را جاری عطا کیا ہے ہر مومن کو کہ اب اس سے بڑھ کر شہادت صفائی کیلئے ان کو چھوڑ دینا ہے۔

غرض اس طرح غریب۔ قطع الطریق حرام کار اور قسم قسم کے جرائم کرنے والے کفار کا آسرا لیکر آتے اور رانی پاتے ہیں۔ اور دوسری طرف دنیا میں اس کے اپنے فرج کے ہوئے آتے اور ان کے ورنہ ان کے کئے ہوئے بچے اور عورتیں۔ چہرہ ہی ہیں مگر عیسائی مذہب اصولی طور پر ہر عمل طریق سے چور تاسے تو جتا و اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ایک میدان محشر قائم ہو جائے۔ یہ کہہ دینا آسان ہے کہ ہم عیسائی مذہب پر کتنی متنی کرتے ہوئے ان کے اصولوں کی بارگاہوں اور ان کے اسرار کو نہیں سمجھتے کہ کیا یہ ہے کہ ان باطن کا ہوا کچھ نہیں ہے

غرض

ایسی صورت اور حالت میں گورنمنٹ کی مذہبی پالیسی ضرور روپی ہونی چاہیے جو ہے۔ اور وہ بہت ہی مضبوط اور سہل ہے۔ اور مذہب کہ گورنمنٹ عملی طور پر اس طریق کو اختیار کر رہی ہے جو دنیا میں کن اور سلاستی کی رو میں ہو گئے حالانکہ یہ اس پر کتنی متنی فضول ہے۔

ہم کہیں کہیں اور مذہب کے کہ عیسائی مذہب کی اشاعت کا طریق ہی ایک مذہب طریق ہے اور اس سے الگ ہو کر بہت کچھ مفاد اور منافع ہی فی کو یہ جوچ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی ملکوں میں بہت ہی کم لوگ عیسائی ہیں۔ ورنہ اکثر ان میں سے وہ ہر یہ اور ملوث ہیں۔

گورنمنٹ کی مذہبی پالیسی عیسائی مذہب کی اپنی گورنمنٹ کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرے لوگ اپنے مذہب پر قائم رہیں اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت نہ سمجھیں۔ لیکن ہم یہ نہیں کر سکتے کہ ہر وقت خیال رہیں۔

کہ اگر کوئی مذہب یا مذہبی مذہب دوسرے لوگوں پر ظلم کرنے یا ان کے حقوق تلف کرنے کی ہدایت کرتا ہو محض اس بنا پر کہ وہ اس کے ہم مذہب نہیں وہ مذہب

ضرور خطرناک ہے۔ اور جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ مذہبی تحریک کو خطرناک کہنا خطرناک غلطی ہے اس وقت انڈیا گورنمنٹ کوٹ کے ہر خصوصیت کے ساتھ پانیپت جاتا رہے۔ سلسلہ ہالیہ احمد کی طرف توجہ کرتے ہیں اور یوں فرسٹ ان میں۔

آپ بتائیں کہ پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں کتنے انگریزوں کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب میں احمدی تحریک ہو رہی ہے۔ حالانکہ مذہب اسلام میں جو دوسری تحریک یا رخنہ انداز یاں ہوں۔ انہیں سے ایک یہی ہے۔ کل ہندوستان میں ہمارے نزدیک پیدا ہوئے ہر ملک متحدہ اور بنگال میں ملکہ متحدہ اور برہمن سماجی دوسرے تہی کر رہے ہیں۔

یہ دونوں فرسٹ آزاد منش ہے تشعب قدرت کے قابل اور گورنمنٹ کے خیر خواہ ہیں جو لوگ ہندوستان کی بہرہ کی چاہتے ہیں ان کے پرسان مال میں ہونے کے یہ کیا کر رہے ہیں اور اس ملک میں جس مدت ہوئی کہ آریہ سماج اسلام کے لئے ہمیں بین تیار کیا گیا تھا کہ اب وہ پنجاب میں تہی کر رہا ہے اور اس لئے حال ضرور یہ ہے ہم اس وقت اس کے متعلق جوچ کرنا نہیں چاہتے

ان سطور میں جو پانیپت کے کالوں میں جہی میں بعض فقرے اس قابل ہیں کہ ان پر غور کیا جائے اور ان کی حقیقت پر نظر فرمایا جائے۔

پانیپت میں جہاں ہے کہ پنجاب کے علاوہ دوسرے صوبوں میں کتنے انگریزوں کو اس بات کا علم ہے کہ پنجاب میں احمدی تحریک ہو رہی ہے۔ ہر مومن میں کہ اس کا جواب ہم دینا چاہتے ہیں پانیپت کا لائن پانیپت۔ لیکن جو کہ پانیپت میں اس کے ہمارے فرسٹ ہونا چاہئے۔ سکوت کہ جہی فرسٹ ان میں۔

اس سوال کا جواب ہم انتظار اس کی ہر مومن اور لوگوں میں دینے کی کوشش کریں گے۔ پانیپت کا منشا اس سے یہ ہے کہ اس تحریک کا بہت ہی کم علم دوسرے صوبوں میں ہونا چاہئے۔ حالانکہ اس کا علم ہونا چاہیے تھا کہ مذہب اسلام کی دوسری تحریک یا رخنہ انداز یاں ہوں اس کا ایک قرار دینا چاہیے۔ سلسلہ ہالیہ احمدیہ کو مذہب اسلام میں ایک رخنہ انداز کی کہنا تو سلسلہ ہالیہ کی خطہ نہیں لائیں بل ہے۔ جو پانیپت کے کالوں میں ہوتی ہے۔ لیکن ہم اس وال کوئی الحال چور کر رہے ہیں

مراسلات

زیریں ہم نے کرم منعم بیاض مولوی
غفر علی صاحب کشتاوری کی
یک چوٹی تاج کریم میں جو امیر ہے سید
علی جانشین صاحب لاہوری کی توجہ
اپنا دیا کرتا ہے کی ۱۰ شیعہ شیعہ
ترجمہ سے مذاق رکھنے والے ان لطائف
اپنی سے پڑھیں گے۔ (الامیر)

حجت شیعہ پر چند لطائف

لاہوری مولوی سے استفسار

ریکارڈ شیعہ لکھتا ہے۔

(۱) حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت علیہم السلام کا ذکر کیا ہے
اور ان کے ائمہ اور خلفائے اربعہ اور ائمہ اثنی عشرہ کا ذکر کیا ہے
اور ان کے حجتوں کی قیامت شریعی کی ہے یا
ذکر ہے اور اس پر امام مہدی صاحبی کا جواب
ہو گیا (۱) غایت القصور جلد اول (۱۲۸)
(۲) امام مہدی کے ظہور پر سب آئمہ زمانہ و ائمہ
زبج کر چکے بلکہ مقدم و مؤخر مطابق ترتیب
امامت ظاہر ہوں گے ماضی پر جھوٹ و ترقیب
ایام امامت ماضی پر علی مرتضیٰ پیر میں
تسلیں علیٰ ہذا ترک امامت القصور جلد اول
۱۲۹

(۳) امام مہدی صاحب اپنے مرتبہ پر امام میں ملکا
کو چارچ دیئے اور اپنی عمر میں اور امام میں آنکھ
عقل اور عقل دیئے۔ غایت ۱۲۹ و ۱۳۰ گوا
علی مرتضیٰ اور امام من در میان سے خلاف اور
رہایت ترتیب بھی ساتھ۔ کہا زمانہ واحد کا
تبدیل ترتیب کیا ہے ترتیبی۔ قدر ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ ہر ساقرا انھوں
میں صحیح قول کو تسلیم اور دوسری صاحب نے
حدیث کی سند سے ایک قول کو امام معصوم سے
منسوب کیا ہے۔ چر کیا اذا تعارضنا شافعا
کے قاعدہ مسلم سے ہر قول قابل رد نہیں۔

مولانا صاحب اس کمال اور بضاعت علمی کے
گہر پر حضرت امام زمان علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو مخاطب کرتے ہیں۔ میں غریب کی اہاریت اور
رواقہ ثقات اور ائمہ علماء کے اقوال میں قائل
کا یہ عالم ہے جو مولوی صاحب کی ہر سطحی عبارت
میں ظاہر ہے پھر ایسے علماء سے مخاطب تقسیم افق
ہے۔ مولوی صاحب! آپ نے قریشیوں کا جھگڑا
نارو رو بھی دیکھا ہے اور اسے مذہب کیا ہے

پروہ دہی کے شیعہ منع کھینچا۔

پہلے خدا خدام کہ پڑھ گھس ورد
میش اندر طعن پا کال بر د
پشتے نوز خروارے عرصہ ہوا۔ اب چند لال
باقی ہیں

چند سوال

سوال اول۔ شیعوں کے امام مہدی صاحب
امام زمان ہیں۔ جب رسول خدا صلی علیہ وسلم
اور اکثر میناء اور آئمہ اور مہدیین جنت میں
ذکر ہوں گے تو امام زمان کی پیروی کر چکے
یا رسول خدا کی یا علی مرتضیٰ کی مقتدا کون ہوگا

صورت اول

اگر کہو سب بزرگوار امام زمان مہدی صاحبی
کی پیروی کر چکے اور احکام قضا یا اور حدود
اسرائیل وقت اور نبی من الشکر وغیرہ مہدی کے
مقتول ہو گا جیسا کہ مرث غایت القصور جلد
۱۲۹ ہے۔ اور رسول خدا صلی علیہ وسلم اور ائمہ
ایزہ کا نام اٹھتی ہیں کام کر چکے تو یہ جو بیچارے
ہے۔ اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول
و اولی الامر منکم۔ و ما اربنا من
رسول الا لاطاع یا ذن اللہ و اولی الامر
رسول کی پیروی میں امام کے اتباع اور پیروی
کے ہوتے نائب کی تا بعد از علی خلاف شریعت
مقتول ہے پھر رسول بھی وہ رسول جو امام
الزین ہے۔ مطابق شیعہ کہ قرآن میں لکھا ہے
کہ ہر جسے کوئی امری امامت و خلافت نہ ہوگا
اور یہی تشریف پاک سے ختم کو بھی مسلم ہے
(دیکھو مرث و غایت جلد اول

صورت دوم

(۱) رسول خدا صلی علیہ وسلم امام اکل مرید
ہوں گے اور سب ائمہ امام مہدی صاحب
انھیں کے تابع ہوں گے جو امام مہدی صاحب کو
امام زمان تسلیم کرنا اور ان کے پیروں کا اس قدر
انتظار کر کے خوشی منانا فضول اور عبث ہے
ایک شیعہ رسول خدا صلی علیہ وسلم کا امام زمان
تسلیم کریں انھیں کی تدریسی کے خط میں
ایسے شیعہ اور عقیدہ کے ہوتے کوئی امام کیلئے
کوئی ہی قابل اقتدا نہیں ہو سکتا فہم۔

(۲) دوسرا شخص صاحب حق ہے کہ اگر رسول خدا
صلی علیہ وسلم کا پیروں پر جنت میں تسلیم کیا جا
تو مولوی لاہوری کی وہ تفریق جو غایت القصور
میں پیر لفظ امام اسے کی ہے غلط ہوگی جو
جدا۔

امامت عبارت است از خلافت شخصی از شجر
از جناب خداوند تعالیٰ بنیادت رسول خدا
بلکہ بجا آوردن وقائم ساختن قواعد شریعت
حفاظت حلقہ ملت جو کہ تابع و پیروں کی تفریق
و انقیاد و پیروی تمام امت واجب با حق و امام

رفت یعنی مقصود و مقصد است و تفریق
عبارت است از ریاست عامہ امامین و تفریق
در عاذا امور دین و دنیا (مرث غایت)
پس جو جوگی رسول اور امام اکل کسی رسول
کی مملکت واجب نہیں۔ اور وہ امام مہدی
اور خلیفہ الرسول کہلا سکتا ہے اور وہ مقتدا
ہو سکتا ہے

(۳) مطابق تشریف مولوی صاحب امام زمان
کی پیروی امت پر واجب ہے تو جناب آپ اور
باقی ائمہ ایزہ کا نام جو مہدوم است میں لال
پس جنت میں مہدی کے تابع ہونگے گویا امام
مہدی صاحب اپنے جدا علی اور اپنے دیگر اہل
خانہ میں کی بھی اولاد پر پیروی اور امام اور
مقتدا ہوں گے اور اس کے ضمن میں مولوی
صاحب کا وہ کلیہ قاضی اور مفسر لکھا ہے
ان کے لئے قول سے باطل ہو چکے تدریجاً
نور الدین وغیرہ علماء پر اسے شک و تفریق
کے رنگ میں جمع کی ہے۔ فہم۔

(۴) جب رسول خدا صلی علیہ وسلم خود
جنت میں موجود ہوں گے تو حضرت میں لال
بجاء امام زمانہ لاکھ کے لئے ہے پھر
اور امام زمان کی پیروی اور امام کا اور امامت
جو اصول دین شیعہ سے ہے پیروی اور عبث
ثابت ہوگی۔ پھر کہہ دو کہ امام مہدی صاحب

(۵) دلائل خلافت و امامت و خلافت الرسول
و تمام امیر المؤمنین و امامت زمانہ الدین و
تمام المسلمین و صلاح الدینا و عز المؤمنین
و الامانہ و اس الاسلام الامانہ غایت
القصور جلد اول ص ۱۲۸
خود موجود ہوں گے۔ تفریق بھی باطل نہیں
کیونکہ خلافت و بنیادت رسول کی پیروی ماضی میں
یا اس کے بعد ہوتی ہے۔ اس کی پیروی میں
تبدیل کی پیروی میں خلیفہ امام زمانہ
اور مقتدا وہ خود ہی ہوتا ہے اس کا غیر
پس امام زمان صاحب آپ کے خلیفہ اور
ہوئے اور خلیفہ الرسول و مقتدا اور تمام
بلکہ دھم اور گمان

سوال دوم۔ اگر قریب زمانہ امام
میں ایک شیعہ مہدی ہو اور اس کا وقت میں اور
تقسیم ہو چکا ہو پھر وہی شخص یوم الرجب میں
ذکر کیا جائے تو قیامت مقتدی کے انتہا شریعت
مہدی میں کیا حکم ہے کیا متوفی بزرگوار کیا گیا
ورثہ سے اپنا مال و اپنی لکھ اور اس قسم و بیعت
کا حکم قرآن میں کچھ رہے ہے۔

سوال سوم۔ اگر متوفی کی زوجہ کسی
دوسرے شیعہ کے طلاق کر یا ہو تو متوفی کی
زوجہ کی بیعت نکاح کی ہوگی یا علی شریعت کی
کی مراد شریعت پر قرآنی فیصلہ کیا ہے۔

غرض کہ ایک پیروہ مسئلہ کے سامنے پر رونق
مروغہ مانع ہے جو مہر انقص میراث میں اولاد
تسلیم وغیرہ میں پیش آتے ہیں جس کا فیصلہ قرآن
کرم اور قرآن مجید میں مذکور نہیں۔ البتہ صحیح
قاعدہ اور علی کے قرآن میں جو امام مہدی صاحب

غیر میں رائی میں ساتھ لے گئے ہیں لکھا اور
محب نہیں۔ مان اور گیا ایک اور صحیح
ہے قرآنی فیصلہ لکھا سببوں ذکر یا فیما بین
یا شیعہ کی ایک وکلاء اور۔ وکلاء کلمہ شیعہ
فیما بینا وکلاء وکلاء۔ اور وہ صحیفہ شریعت لکھا
اور ان شریعتی برابر مہدی اور شریعتی
حال قرآن اور مفسر جامع ہے امام صاحب کے
پاس ہیں (امام علی کا فی) اور علی کا
لکھا اور علی از پشاور۔

ہم اور سب کا نظریں

بزرگ الحکم کی توسیع اٹھا کے سلسلہ میں کام
کر رہے ہیں۔ ان کے لئے ان کے لئے خیر ہے اور
ہم میں ایک برکت و سعادت۔ آمین۔ قوی کا مولیٰ
مہدی قوی قوت کام کر کے کوئی نہیں ہوتا۔
الحکم کی حضرات کے احکامات یا ان کی ترتیب مضامین
کی برکتی و فیہ کے منتظر ہر شیعہ مہدی
ہیں۔ ان کے حسن ظن کا لکھ کر اور ہوں۔
کیونکہ وہ بزرگ ہیں کہ مجھے ہر لائی توفیق کوئی
قائد نہیں پھر کیا سکتی اور ان حضرات کا
بہترین تسلیم ہے

الحکم کی اشاعت میں سعی کرنا۔

اگر آپ لکھ کر پسند کرتے ہیں تو کیا آپ نے
ارشاد مولوی نہیں پڑھا کہ ہم نے اس کوئی توفیق
نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے یہی
پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرے۔ یہ کیا
وجہ ہے کہ اپنے اوسے بھائی کو اس کے احکامات
کو نہیں دیتے؟

۱۔ مولوی عزیز بخیر صاحب بی۔ اسے زور ناز کیا
سے لکھ کر توسیع اشاعت کے لئے فرمایا ہوں
کے نام بھیج رہے ہیں۔

۲۔ منشی عبد الحکیم صاحب نے یہاں لکھ کر پڑ
عزیز مولوی کو شش کے کام کر رہے ہیں وہ سب
و س ماہ خیر ہوا دیکھ کر ہر سبب بھی انی بہت
میں کوئی فرق نہیں آیا

۳۔ جناب ابو سعید عرب صاحب نے لکھا کہ
بہت سے خیر ہوا پیدا کیے ہیں عرب صاحب کو
طبیعت نصیب اعدا نامانہ ہے وہ قادیان
ماہر اب قابا نہیں رہ سکتے سب کے خط و طوق
سے بھرے ہوئے آ رہے ہیں کہ وہ قادیان جو
طریقہ ممکن ہو ناما چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ صحت و
عافیت سے ان کو اپنے ہن مبارک اور وہی کلیہ
کرے۔ آمین

الحکم کی اشاعت ایران میں بھی ہونے لگی

مصدقہ قرار علیٰ حضرت علیؑ فرمائی تھی کہ مشیر اعلیٰ
 صاحب سے بڑے شخص سے ذیل کا سوال آپ پر
 پڑھا۔ ایڈیٹر
 سوال آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہوئے
 کے کلمات شائع ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ میری طبیعت
 سے فصل ہوں اور اور بھی تحقیق کے کلمات
 بعض اوقات ہوتے ہیں جیسے لوگ اعتراض
 کرتے ہیں۔
 حضرت اقدس۔ ہماری طرف سے کہہ
 نہیں جاتا میں ان باتوں کا غور بہت کم کرتا
 کہ کوئی میری تقریر کرے اور میں گوشت نشینی کو
 بھیت پسند نہ کرنا۔ لیکن میں کیا کروں جب
 خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا۔ یہ کلمات میرے
 نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ جب مجھ کو کلمات
 سے مخاطب کرتا ہے اور میں بالموافق اسکا کلام
 سنتا ہوں پھر میں کہاں جاؤں لوگوں کے
 اعتراضوں اور شک و شبہ کی پروا کروں یا
 نہ اس کے کلام پر ایمان لاؤں؟ میں دنیا کو
 اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں
 سمجھتا لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام
 سے سرگردانی کرنا اسکو بہت ہی بڑا سمجھتا ہوں
 اور میں اسکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتا۔ اگر
 ساری دنیا میری مخالف ہو جائے اور ایک
 متفق بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات
 میری دشمن ہو

پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار
 نہیں کر سکتا دنیا اور اس کی ساری شان و
 شوکت میں جلیں کلام اللہ خطاب کے ساتھ
 بیچ اور ترازو میں اسکی کچھ بے وز نہیں کرتا۔
 میں کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے میں
 خدا تعالیٰ کے کلام کو اور خدا کو چھوڑ کر
 کہا جاؤں۔

(ایڈیٹر)
 میں مشیر کو حضرت کے قصیدہ الہامیہ کے
 ایک شعر میں یوں اور لکھا ہے
 حکمت زماں زمین پر نش
 گر بشنوم نگویش زماں کجا برم

اور اگلے لفظ ہے کہ میں دنیا اور اسکی
 اہمیت کو چھوڑ کر کہتا ہوں۔ جیسے میں دیار و دنیا کا
 سمجھ سکتا ہوں اور ان کے مقام و قدر کا
 علم ہے کسی دوسرے کو نہیں ہو سکتا کیونکہ
 ہم سب ایک ہی کردہ سے ہیں اور انجمن مع
 انجمن کے موافق دوسرے اس درجہ کے کہنے
 سے ملتی ہیں۔

حضرت جی اور امام حسین کے اصل مقام اور
 درجہ کا جسکا کو علم ہے دوسرے کو نہیں ہے

کیونکہ جو یہی ہی ہم کی حقیقت کو کہتا ہے اور
 دوسرے لوگ خدا امام حسین کو صاحب کریں کر
 ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہیں۔
 اور سیاسی خواہ حضرت جی کو خدا کا بیٹا یا خدا
 پر چاہیں یا ان کو وہ ان کے اس اعتبار سے
 حقیقی مقام سے بے خبر ہیں۔ اور ہم مرکز تعلیم
 نہیں کرتے۔

مشیر اعلیٰ۔ سیاسی خواہ خدا بنادیں لیکن
 مسلمان کو یہی سمجھنا ہے اس صورت میں ایک
 نبی کی تخلیق ہوتی ہے۔
 حضرت اقدس۔ ہم بھی حضرت جی کو خدا
 تعالیٰ کا چاہتی ہیں کہ ہے اور اسے نبی کی
 تخلیق کرنے والے کو کافر سمجھتے ہیں۔ یہ بیوقوف
 حضرت امام حسین کی بھی جائز عزت کہ ہے
 لیکن جب جیسا نبی سے مباہلہ کیا جاوے
 وہ وہی نہیں ہوتے جب تک حضرت جی کو
 یا ابن مسعود کہا جاوے۔ اسلئے ہر ایک کو کتاب
 پیش کرتی ہے وہ دکھانا چاہتے ہے۔ یہ ایک
 کفر ظہم کو شکست ہو

مشیر اعلیٰ۔ ان کے مقابلہ میں اگر نبی
 کی جاوے ہے تو بھی اس سے مراد ایک اصول
 صحیح کو تو نبی قیام نہیں چھوڑنا چاہیے۔
 حضرت اقدس۔ اسوں صحیح وہ ہو سکتا
 ہے جس سے اس کے قیام کے قیام کے ہم ان اصول
 چھوڑتے ہیں پھر حکم اللہ کے ساتھ ہے اگر نبی
 اس وقت ان باتوں کو اس قدر کی نظر سے دیکھتا
 ہے اور یقین نہیں لاتا

تو میرے بعد کی حقیقت کھل جائیگی
 اور خود دیکھ لیا کہ کون حق پر ہے۔
 میرے ہاں دوسرے پر کہ میں امام حسین سے
 افضل ہوں شہید ہوا جاوے لیکن اگر وہ مجھ
 جاوے کرے تو اسے اس سے حسین سے افضل ہے
 یا نہیں تو اسکا کیا جواب ہے۔

مشیر اعلیٰ۔ پھر آپ کے نزدیک کیا ہے۔
 حضرت اقدس۔ خدا تعالیٰ نے تو مجھے ہی
 بتا دیا ہے کہ میں افضل ہوں۔ اور اس کا
 صلے اللہ علیہ وسلم پر کہ موسیٰ علیہ السلام سے
 افضل ہیں اس طرح آیت والا محمدی صبح۔ وہ
 صبح سے افضل ہے۔ اسوقت آپ انکار کر رہے
 تو کہیں لیکن میرے کہ ہر جو سب کچھ ظاہر ہو جائے
 کلام اور پتہ گت جائے گا کہ کون افضل ہے
 حق پر ہے۔

میں اگر اپنی طرف سے شہنی جگہ نہیں تو
 سے بڑے کر کوئی جھوٹا نہیں لیکن اگر کوئی یہ
 صدق کے نشانات دیکھ کر بھی جھوٹا ہو
 تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری
 کمزوری نہیں کہ تا بلکہ اللہ تعالیٰ اسکی زبان کی
 گمذیب کرتا ہے۔

آپ جو کہہ رہے ہیں بطور مقلد کہہ رہے ہیں
 میں ذاتی بصیرت کو نہیں دیتے لیکن میں جو کہہ
 رہا ہوں بطور تحقیق کہہ رہا ہوں اور

خدا تعالیٰ سے بصیرت پا کر کہتا ہوں
 یہ خدا تعالیٰ کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز
 اس سے مکالمات ہوتے ہیں پھر میں ایک
 نیا مقلد کا چہرہ کی طرح کروں۔

ماں
 اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل کہتا
 کرتا ہے اور اسکا کوئی ایک خدا ہے تو پھر

میں دیکھوں گا کہ وہ میرے مقابل
 اس فضیلت کے کون سے نشانات
 اپنی ذات دکھا سکتا ہے۔ اگر کوئی
 نشان نہیں دکھا سکتا اور میں یقین
 سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں دکھا

سکتا تو پھر میرے لیے جو تحقیق کی راہ
 کھلی ہے اسکا انکار نامتناہی ہے
 یہ نہ کہنے ہی کی باتیں نہیں ہیں میری زندگی کا
 کون تو وہ وار ہو سکتا ہے جبکہ میں براہِ راست
 خدا تعالیٰ سے سنتا ہوں۔

خواہ مجھے دوزخیں ڈال دیا جاوے
 یا ننگرے ٹھٹھے کر دیا جاوے میں
 اس کی بالکل پروا نہیں کرتا۔

میں کہیں اس امر حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔ میں
 میں نشانہ کے ساتھ یہ بتاؤں کہ پھر جانے
 جن نشانہ کے ساتھ آؤ وہ دوزخ۔
 موسیٰ۔ امیر ابیہم علیہم السلام سے حضرت
 موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا تھا آپ اب اس
 دوزخ کو کیسے چھوڑ سکتا ہوں۔ اس دروازہ کو
 چھوڑ کر وہ کہیں جاسکتا ہو۔

براہمن احمدیہ جو میں برس پہلے کی
 جیسی ہوں اب اب وہ جو ہے وہ شیعوں کے
 پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کوئی ہے
 اسکو کھڑکھڑا کر کہہ رہا ہوں کہ میں اس سے
 گئے تھے۔ اور وہ وقت وہی گئے تھے کہ
 جب کسی کے دم دکان میں ہیں وہ اس کی
 عقل کو دبا ہو جیسے گا۔ مثلاً اس میں کھانا
 ہے کہ آج تو ایک ہے لیکن ایک وقت اسکا کہ
 غنم دوزخ لوگ ان سے ساتھ ہر رنگ۔ دنا
 دار مقابلہ کیلئے مگر وہ اس مقابلہ میں اکام
 اور جیتنے کا میاں کروں گا۔ اب کوئی مخالف
 اس کا جواب دے کر گیا۔ سپر میر نہیں ہوا۔

جب براہمن احمدیہ شائع ہوئے تو سارے
 ملک میں کوئی آدمی نہیں تھا جو مجھے جانتا ہو
 قادران سے باہر کسی کو کچھ پتہ نہ تھا۔ لیکن اب کھانا
 کہ سطور جمع دنیا کا ہوتا ہے اس میں ملک
 ٹھکانہ کی آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں اس ملک کی
 شہرت ہو گئی ہے۔ کیا لوگوں کو اس سلسلے میں
 داخل ہونے سے اور دیکھنے کے واسطے روکشیں
 نہیں کی گئی ہیں۔ کفر کے فتنے دیکھئے۔ قتل
 کے مقدمے بنائے گئے جس طرح جس کسی کا
 اس نے لوگوں کو بلانے رکھنا چاہا۔ لیکن میں قدر
 مخالفت کی گئی اسی قدر زور و شور کے ساتھ
 اس سلسلے کی اشاعت ہوئی اور آفاق میں اسکا
 نام پھیل گیا اسی کے موافق جو خدا نے پیٹ فرمایا
 تھا۔ اب یہی کوئی جواب دے کہ کیا یہ انسانی
 کلام ہو سکتا ہے کہ پھر جس برس پشتر ہی پشتر
 کرے اور پھر وہ حرفا حرفا پھر ہی ہو جاوے
 اور وہ پیشگوئی ایسی حالت میں کی جاوے کہ
 اس وقت کوئی آدمی چلنے والا بھی موجود ہو
 اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعویٰ کرنے
 والے کو چاہیے کہ اسکی نظر پیش کرے۔ پھر
 اسی براہمن میں سے ہے

یا توں منضحتی ہے جو حقیقت
 وہاں تباہ من کل بیج عقیق
 اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ بول
 مالاکھ نشان ہوگا۔ ہزار کی نمائندگی والا
 اس نشان کو پورا کرتا ہے۔ اور مختلف درجہ
 اصناف سے قطعاً اس سے ہیں مخالفت۔ پھر
 جس کے واسطے خدا تعالیٰ اور حکم ربی کی شان میں
 بھی گواہ ہیں۔ پھر کیا یہ دعویٰ نظر سے دیکھ جائیگی
 قابل باتیں ہیں ایسے ایسے صدق نہیں ہو سکتے
 نشان ہیں اپنا نشانہ کے ہوتے ہوئے

میں خدا تعالیٰ کا انکار کروں اور
 اسکی باتوں کو چھوڑ دوں !!!
 یہ کہی نہیں ہو سکتا خواہ میری جان
 بھی چلی جاوے۔

میرا نشانہ کو الگ رکھوں تو اپنے نشانہ
 پر ایسا یقین رکھتا ہوں اور اسکا وعدہ ہے کہ
 کوئی چالیس دن میرے پاس سے نہ دور
 کوئی نہ کوئی نشانہ دیکھ لے گا۔

ہمارے جماعت اہل کی گواہ ہے اور ان میں
 شاید ایک بھی ایسا آدمی نہ ہو گا جس نے کوئی
 دعویٰ نشانہ نہ دیکھا ہو پھر آپ ہی بتائیں
 کہ خدا کی راہ کو چھوڑ کر میں کس کی بات
 سن سکوں اس کے مقابل میں جاتی ہوں
 آگ میں کو پڑنا میرے لیے آسان

در بار شام

۲۰ فروری ۱۹۰۲ء

الجینت للجنین | انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگا کر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر غلطی کو انکسار فرماتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں لے کر آتا ہے۔

انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگا کر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر غلطی کو انکسار فرماتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں لے کر آتا ہے۔

تقویٰ کیا ہے | تقویٰ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگانا ہے۔

تقویٰ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگانا ہے۔

تقویٰ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگانا ہے۔

تقویٰ اللہ کی راہ میں اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگانا ہے۔

ان اولیاءہ الا المتقون | ان اولیاء اللہ کے ہیں جو اللہ کی راہ میں اپنی نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگاتے ہیں۔

انسان اگر اپنے نفس کی پاکیزگی اور اللہ تعالیٰ سے دعا میں لگا کر نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر غلطی کو انکسار فرماتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا میں لے کر آتا ہے۔

لا ھینا الصراط المستقیم | یہ صراطِ مستقیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ صراطِ مستقیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

بہرہ بایر نور و سائمان | یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

والذین جاءہدوا فینا لہم دینہم سئلنا | ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں جہاد کیا، ہم ان کے لیے دین بنائیں گے۔

ان لوگوں کے لیے جو اللہ کی راہ میں جہاد کیا، ہم ان کے لیے دین بنائیں گے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

یہ نور و سائمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بنایا ہے۔

نہامہ موت قبل الموت | ہم تمہیں موت سے پہلے موت کی بات دیتے ہیں۔

پہلوں سے محافظت کیے گا تو نفس مر
جائے گا۔ اس لیے کہا گیا ہے
مَوْفُو الْفِتْلِ اِنْ تَمَوْفُوْا
نفس تو میں گھوٹے کی طرح ہوتا ہے اور
جو لذت قبل اور انقطاع میں ہوتی ہے
اس سے بالکل نا آشنا ہوتا ہے جب اس پر
اس آجائے گی تو چونکہ ظالم حال ہے
اس لیے دوسری لذات جو تیل اور انقطاع
میں پہلے میں شروع ہو جائیں گی۔
یہی وہ بات ہے جسکی ہماری ساری بحث
موجہ و طغیانی میں کرنی چاہیے۔ جیسے نچے
جب تھنوں پر بار بار کھینچتے ہیں تو غریب
نہیں ہو جاتے ہیں۔
وَالَّذِينَ جَاهِدُوا فِيْٓ اٰمِنًا مِنْ جِهَادِهِ
سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دھار کا
دوسری طرف کامل تقیر کے آخری
کا نفس آجائے اور نفس کا جو دن و رات
دب جاتا اور غصہ آجائے اور یہی حالت
ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جائے
بہت سے انسان ہیں جو نفس مار رہے ہیں
مٹا رہے ہیں۔

یہ دیکھتا ہوں کہ
ما فدیٰ اندوہی اصلاح
جامعت میں ہا ہم
نہیں بھی ہو جاتی
ہیں اور مولیٰ نرا ہے ہم ایک دوسرے کی
عزت پر طعن کر رہے ہیں اور اپنے بھائی سے
لوٹا ہے۔ یہ بہت ہی نامناسب حرکت ہے
نہیں ہونا چاہیے بلکہ ایک اگر اپنی غلطی کا
اعتراف کرے تو کیا حرج ہے۔

بعض آدمی نرا دھار کی بات پر دوسرے
کی ذات کا انرا کے بغیر لیجا سہیں چھوڑتے
ان باتوں سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ خدا
کا نام سننا ہے۔ یہ کہیں کہیں بھائی ہے
رم نہیں کرتا اور خدا اور پر وہ پستی سے
کام نہیں لیتا۔ چاہیے کہ اپنے بھائی کی پرہ
پوستی کرے اور انکی عزت و آبرو پر حملہ نہ
کے۔

ایک چھوٹی سی کتاب میں لکھا رکھا ہے۔
کہ ایک بادشاہ فرانس کا تھا کہ ایک
کے کہا کہ یہ آیت غلط کہی ہے بادشاہ نے اس
وقت اس آیت پر دائرہ کھینچ دیا کہ اس کو
دیا جیسے لگا۔ جب وہ چلا گیا تو اس دائرہ کو
کاٹ دیا۔ جب بادشاہ سے پوچھا کہ کیوں
کیا تو اس نے کہا کہ وہ اصل وہ غلطی پر تھا کہ
میں نے اس وقت دائرہ کھینچ دیا کہ اسکی دہری
ہو جاوے۔

بڑی رعوت کی جڑ بہاری ہے کہ دوسرے
کی خطا کو کہ اشتہار دیر یا جاوے۔ ایسے
امور سے نفس خراب ہو جاتا ہے کہ پھر کرنا
چاہیے۔ غرض یہ سب امور تقویٰ میں داخل
ہیں۔ اور اندرونی بیرونی امور میں تقویٰ
سے کام لینے والا فرشتوں میں داخل کیا جاتا ہے
کیونکہ ہمیں کوئی سرکشی باقی نہیں رہ جاتی

تقدیر حاصل کرو کہ تقویٰ کے بعدی خدا
حقانی کی برکتیں آتی ہیں۔ یعنی دنیا کی باتوں
سے بچا یا جائے خدا ان کا پردہ پوش ہو
جائے۔ جسکی یہ طریق اختیار کیا جاوے
کچھ فائدہ نہیں۔ ایسے لوگ میری بیت
سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے فائدہ ہر
بھی تو کس طرح جیکہ ایک ظلمت اندری کا
اگر وہی جو میں۔ رتوت۔ نتیجہ عقب
سکا کاری۔ سبب العقب ہونا باقی ہے
جو دوسرے میں بھی ہے تو پھر فرق ہی کا
ہے؟ سید اگر ایک ہی ہو اور ہم سب
کا دل میں ایک ہی ہو تو لوگ کرات کی
طرح اس سے متاثر ہوں گے۔ نیک احسا
جو وقت آتی ہے وہ کر سکی اختیار کرتا ہے
اس میں ایک رباتی رعب ہوتا ہے اور
دل میں پڑ جاتا ہے کہ یہ با خدا ہے۔
بالکل بھی بات ہے کہ ہر خدا کی طرف سے
آپسے خدا اٹھانے اپنی عظمت سے اس کو
خدا دینا ہے۔ اور یہی طریق نیک بننے کا
ہے۔

ہیں یا رکھو کہ چھوٹی چھوٹی باتوں میں
بھائیوں کو دکھ دینا ٹھیک نہیں ہے۔
حضرت صلی علیہ وسلم جیسے اخلاق کے
متم ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ نے

آخری نمونہ آپ کے اخلاق کا
قائم کیا ہے۔

اس وقت بھی اگر وہی درنگ رہی تو پھر
افسوس اور کم نہیں ہے۔ میں اور میں
پر صیب دھکاؤ۔ کیونکہ بعض اوقات
انسان دوسرے پر عیب لگا کر خود میں
گرفتار ہو جاتا ہے اگر وہ عیب اس میں نہیں
لیکن اگر وہ عیب سچ ہے اس میں ہے تو اس کا
معاذ پھر خدا سے ہے۔ بہت سے آدمی
کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں پر
معاذ نا پاک الزام لگا دیتے ہیں ان باتوں
سے پرہیز کرو۔ یہی نوع انسان کو فائدہ
پہنچاؤ۔ اور اپنے بھائیوں سے پوری
کرو۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو۔
اور اپنے بھائیوں سے نیک معاشرت کرو۔
اور سب سے پہلے شرک سے بچو کہ

یہ تقویٰ کی ابتدائی اینٹ ہے

ضروری! ضروری!! ضروری!!!
اطلاع خیر داران حکم کے لیے
خیر داران حکم اپنا فرض سمجھیں کہ ہر قسم کی خط
و کتابت کرتے وقت اپنا پیر فرمایا کہ درود پڑھیں
ورنہ نہیں ارشاد دہر گز۔ ہر گز اور غلطی سے بھاگ کر

دربار شام

۲۱ فروری ۱۹۵۷ء

موسیٰ باؤں اور باؤں کے ذکر پر فرمایا

دباؤں اور بلاؤں کب آتی ہیں

جب دنیا
نہیں میں جانتے تھے دباؤں دنیا میں آتی
ہیں تو کب اس وقت سے لاپرواہ ہوتے
ہیں تو اس وقت سے بھی دن کی پروا نہیں کرتے۔
میں دیکھتا ہوں کہ ابھی ان شہیدوں اور شہداء
میں کوئی فرق نہیں آیا۔ ہر دیکھتا ہوں
ایک کھانے والی آگ کی طرح جھڑک
رہی ہے۔ لیکن وہی کمرہ خراب اور بیکار
کے اپنا گرم ہیں بلکہ ان میں زما دتی ہی
نظر آتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
خدا کی کیا سزا ہے۔ اس وقت کے حکماء نہیں
پہلے زمانہ میں ابھی جب لوگ گناہ سے باز
نہیں آتے تو زمین کے تختے پٹتے جھگڑتے
میں اور شہروں کے نام و نشان مٹا دیتے
تھے ہیں۔ جب طاعون پھیلے ہو ہو
تو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بڑی ایک آفت
پڑی ہے بہت جلد نابود ہو جائے گی
لیکن جیسے اس وقت کے اس وقت تک
ابھی اس کا نام و نشان بھی نہ تھا چھوٹا
دی تھی کہ یہ وبا آئے والی ہے ویسے ہی
ابھی یہ خوف تک غلاب نہیں ہی میں
پھیلا ہوا تھا جو پھر لپٹ کر گیا کہ دبا
سارے بچاؤ میں پھیل جاتے گی
پھر باقیات ان میں لوگوں نے جی اور
نقصان اڑنے کا گھڑ دیکھا کوئی
جگہ ابھی نہیں جڑ سے خالی ہو اور اگر
کوئی جگہ ابھی سے بھی تو اس کے اور گرد آگ
تھی ہوئی ہے اس کے محفوظ رہنے کا کوئی
معاذ نہیں ہو سکا۔ حقیقت میں بڑے
ای اندیشہ اور فکر کی بات ہے بلکہ کوئی
علاج بھی اس کا کارگر نہیں ہوا۔ اور
زمین پر ابھی یہ ناکامی ہوتی ہے تو پھر
قدر ضروری ہے کہ لوگ سوچیں کہ یہ بلا
کیوں آتی ہے اور اس کا علاج کیلئے ہا

اصل بات یہ ہے کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے ہم
خبر دی ہے جب تک لوگ بھی تقویٰ اور
رجوع الی اللہ نہیں کرتے اور ان شرک
اور شرارتوں سے باز نہیں آتے
جو خدا کی باتوں کی جاتی ہیں۔ عذاب
بچا چھوڑنا نظر نہیں آتا۔ لیکن یہ انسان
تو یہ اور مستغفار کرتا ہے اور اپنے
خدا ایک پاک شہیدی کا توبہ دکھاتا ہے

تو پھر خدا بھی ہر دم رحمت کرتا ہے مگر میں کہتا
ہوں کہ ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اتنی
طرح فسق و فجور کا باز اگر ہے اور قسم قسم
کے گناہ اس زمین پر ہر ہے میں جس سے معلوم
ہوتا ہے کہ ابھی عذاب الہی کی صابریاں نہیں
ہیں۔ پہلی کتابوں میں ہیں اس دباؤ کے منتقل
اس وقت کے کا وعدہ تھا کہ قیامت کے قریب ہا
مری پڑے گی۔ سو اب وہ دن قریب آگئے
ہیں اور میری پڑ رہی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا
ہے کہ اب زمانہ کا آخر ہے۔

ایسا تو کمر اور کھوکھو کہ جب میں وہ خداوند
و خود کی زہریلی ہوا پھیل جاتی ہے تو اس قدر
کی محبت سرور ہو جاتی ہے اور ہر طرف سے
سے ہر انسان و ترسان ہوتا چاہیے۔ وہ نہیں
رہتا ہے ہر ایسی ہی ہوتی ہے جیسے بعض اوقات
ہمیشہ کی زہریلی ہوا پھیلتی ہے اور تباہ کرتی
جاتی ہے اس وقت بعض تو ایسے ہوتے ہیں جو
اس وقت تباہ ہوتے ہیں اور بعض جن کے سرے پر
ان کا بھی یہ حال ہو سکتا ہے کہ محبت و رحمت
نہیں رہتی یا خدا کا نور یا اور بھی قسم کی آفت
ہو اسے متاثر ہو کر پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس
طرح جب گناہ کی دبا پھیلتی ہے تو بعض آدمی
میں بالکل ہلاک ہو جاتے ہیں اور جن کے ہوتے
ہیں انکی بھی روحانی صحت میں فرق آ جاتا ہے
موسیٰ حال اب ہر قسم اکثر ہیں جو کھلے
ظہر ہے حاسنوں اور حکایوں میں مبتلا ہیں
اور وہ تقویٰ اور خدا کی سے ہزاروں گز
دور جا پڑے ہیں اور جو کسی طور پر دیندار
ہیں انکی یہ حالت ہے کہ کتاب و سنت سے الگ
چلے گئے ہیں اپنے فناء اور اس سے بے پروا
آپسے کہ گناہ ہے اور حقیقت اور پھر کو
چھوڑ کر بدست اور پڑنے کیلئے پیچھے میں
اس لیے خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کے موافق
ایک مذہب بھیجا ہے کیونکہ وہ اسی حالت میں
قیامت سے پہلے ہی دنیا کو قیامت بنا رہا ہے
اور ایسی کو فساد و فتنہ میں پھیل رہا ہے
کہ زندگی قیامت کا نمونہ ہو جاتی ہے۔ اور اب
یہ وہی دن ہیں۔ کہ لوگ میں دیکھتا ہوں بھائی
سے بچاؤ محبت کے بغیر کیا جاتا ہے۔ وہ
عملی حالتیں حرا ہو چکی ہیں غلط اقتادات
پر ایسا زہر دیا گیا ہے کہ خداوند تعالیٰ سے بہت
تجاور ہو گیا ہے اور اس حالت پر پہنچا گیا ہے
جسکو اعتقاد ہے۔ ساری توڑ کو دیکھو
کہ تیرے سویر سے بالکل خاموش ہو چکے ہیں
تھے اگرچہ اسلام کے ساتھ اپنی لڑائیاں ہی ہیں
میں مگر وہ شوجیاں اور شرارتیں جو اب ان
کے مستقبل اور نا ہند کرنے کے واسطے کیاتی
ہیں انہیں کی جاتی تھیں اور وہ مذہبی نہیں
تھا جو آتش ہے۔ ہاں میں پہلے اگر ان کو
تلاش کریں جو اسلام کے خلاف لگے گئے تھیں
تو شاید ایک بھی نہ ملے۔ لیکن اب اس قدر
انتہا ہوت اور اسے۔ انتہا رات نکلتے ہیں
کہ اگر اس طرح کیا جاوے تو ایک پکارا جاوے

میرا یہ ہے۔ کہ اگر خیر داران خدا اور بعض خدا پر دوزخ میں ہیں انہما کہ کا ذکر کیا جاوے کہ جیسے لوگوں نے دیکھا ہے جو ابھی تک جہنم کے دروازے پر

بعض ہیں جسے جیسا نیوں کے کئی کئی لاکھ
 میں سمیت ہیں جن میں ایک عاجز انسان کو
 خدا بنایا گیا ہے۔ دینا مہربان صلیح اور پاک
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم جو ایسے وقت آیا
 جبکہ دنیا بجا سنت سے پھری ہوئی تھی۔ اس
 وقت آپ نے دنیا کو پاک صاف کیا اور
 اس مردہ عالم کو زندہ کیا انکی پاک شان
 میں وہ عشق گایاں دیجاتی ہیں جو ایک
 لاکھ چوبیس ہزار پچیس سو سے کہی کیسے
 نہیں دیکھیں۔
 مجھے تمہیں آگاہ کیا کہ بہتوں نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی کو نشاد بنایا ہے۔
 ایک عاجز ابن آدم کو خدا بنایا جاتا ہے
 اور وہ علی کو جیسا فی اور برات سے کیا ہوتا
 ہے۔ ام المہاجرین (شراب) پانی کی طرح
 پی جاتی ہے۔ مگر اس پر بھی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم جیسے پاک و مہربان انسان کی پاک
 ذات پر ہونے کے لیے نہایت کثرت کی کرتے
 ہیں۔ ان کے ملکوں میں حکمران اگر کوئی لغت
 اور پار سالی کا عنوان دیکھتا ہے تو اسے
 معلوم ہوگا کہ کفارہ کے کیا کیا برکات اتیر
 تارل ہو رہے ہیں۔ جو بڑے مہذب کہلاتے
 ہیں انکی یہ حالت ہے کہ وہ ہمہ تن دنیا
 ہی کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور ایسے
 سرنگوں دنیا کے سامنے ہوئے ہیں کہ انھیں
 نے دنیا ہی کو خدا سمجھ لیا ہے ان کے نزدیک
 ان مشاعر اللہ کہنا بھی جنتی کی بات ہے
 اور ان کے اثر سے ہزاروں لاکھوں انسان
 تباہ ہو رہے ہیں۔ اور تو جہاں الی اللہ اور
 خدا تعالیٰ پر ہر جہر و سہ کرنا خطرناک غلطی اور
 حماقت ہے یا وجہ یکہ یہ حالت ان لوگوں کی
 ہو چکی ہے لیکن اسلام کے استیصال کے
 لیے وہ لاکھوں کروڑوں روپیہ پانی کی طرح
 بہا رہے ہیں مگر یاد رکھو کہ

اسلام ان کے شانے سوٹ نہیں سکتا اسکا محافظ خدا تعالیٰ ہے

اسلام کی اندرونی حالت دیکھو یہ کچھ
 چشمہ علماء کے مگر انکی حالت ایسی قابل تم
 ہو گئی ہے کہ ان کے بیان کرنے سے بھی شرم
 آ جاتی ہے۔ جس غلطی پر کوئی ارادہ کیا ہے
 کچھ اسکے منہ سے نکل گیا ہے لیکن نہیں کہہ
 سکے پھوڑ دے۔ اس غلطی کو جسے ظاہر کیا
 جنت بیٹ اُسے کافر اور جہاں کا خطا بگیا
 حالانکہ قضا و قدر و رحمت ماری کی یہ عادت
 ہوئی ہے کہ جہاں اسے کسی انجی غلطی کا بندہ
 وہ اسے وہیں چھوڑ دیتا ہے اسے مضام
 اصرار اپنی غلطی پر نہیں ہوتا مختلف فرقہ
 بن گئے۔ یا انکی نظیر قرآن اور اسلام سے
 پیچھے صاف طور پر انکی حالت کو بتا رہی ہے
 جو باقی حضرت دنیا کے ہیں انکی سزا اور آخرتی

و جہاں تک محمد ہے مگر چار سو عاقبت کے
 متعلق ہیں۔ ان میں اگر سستی اور بے چینی
 کی جگہ سے تو اسکا نتیجہ جہنم ہوتا ہے۔
 میں بعض وقت ان لوگوں کی حالت دیکھتا
 ہوں کہ ان لوگوں کو اسہ نقاسے پر یقین نہیں
 ورہ رہا ہے کچھ میں نہیں آتی کہ یہ آیات
 و نشانات دیکھتے ہیں ہم ملائی پیش کرتے
 ہیں مگر انہیں کچھ بھی اثر نہیں ہوتا۔ مومن
 کے سامنے اگر اسہ نقاسے کا کام پیش کیا جائے
 وہ فوراً رد کرتا ہے اور جرات سے اسکی
 تکذیب کر لے کشتائی نہیں کرتا مگر انکی
 جب حالت ہے کہ ہم انکی تاثیر میں آجے
 اول تو یہ پیش کرتے ہیں کہ

خدا نے مجھے مامور کیا

اور پھر انکی تائید دوسرے میں ہم آیات قرآنیہ
 پیش کرتے ہیں۔ لیکن وہ دونوں سے انکار
 کرتے ہیں۔ اور پھر جب آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی شہادت پیش کرتے ہیں اس
 سے بھی نزاع ہو جاتی ہے مگر اس کا بھی کچھ
 اثر نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ کے نشان و کلمات
 میں مگر تکذیب کرتے ہیں عقل و دل کا اثر
 نہیں غرض جو طریق ایک راستہ ازکی
 مشاقت کے ہو سکتے ہیں وہ سب پیش کیے
 جاتے ہیں لیکن ایک بھی نہیں ملتے۔
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک وقت
 کھانا ہے کہ وہ ایک مرتبہ کھانے چلے گئے
 کسی نے پوچھا کہ کیوں چلے گئے ہو کہ
 انھوں نے کہا کہ جاہلوں سے بھاگتا ہوں۔
 اس نے کہا کہ انہر وہ ہم اہم کہیں نہیں
 چھو سکتے انھوں نے کہا کہ وہ ہم اہم ہیں
 انہر اثر نہیں کرتا۔

حقیقت میں جانتے ہیں ایک خطرناک
 موت سے مگر یہاں تو سمجھ میں نہیں آتا
 کہ کیا جہنم ہے قرآن پڑھتے ہیں انھیں
 کہتے ہیں حدیث شریف سنا رکھتے ہیں۔ مگر
 جب ہم پیش کرتے ہیں تو انکار کر جاتے ہیں
 یہ خود ماننے ہیں اور نہ اور دیکھو انھیں
 دیتے ہیں۔
 یہ زمانہ ایسا آگیا ہے کہ انسان کی ہستی
 کی طرف دعا بیت کو بالکل بھلا دیتا ہے خود
 انکی خلقت کی طرف غافل بناتا ہے۔

مناخلفۃ الجن وکائنات الی عبدلہ
 مگر آج جو دیت سے ٹھکر تار ان انسان
 خود خدا بننا چاہتا ہے اور وہ صدق
 راستی اور تقویٰ جسکو خدا چاہتا ہے
 اپنے اس میں کھڑے ہو کر اگر نظر کی جاوے
 تو صدمہ آدمی اور صدمہ آئے اُدھ چھلنے
 اور لیکن انکی طرف اور قصد محض دنیا ہے
 اس میں اخلاص کی نیت نہ ہو تو غار غلطی

خدا تعالیٰ اس سے خوش
 نہیں کرتا کہ انسان دنیا میں
 کام نہ کرے مگر اس سے یہ ہے
 کہ دنیا کے لیے نہ کرے بلکہ دین کے لیے کہ
 تو وہ موجب برکات ہو جاتا ہے مثلاً خدا
 تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو یوں سے نیک
 سلوک کر دے عاشر و اھن یا المعروف
 لیکن اگر انسان محض اپنی ذاتی اور نفسانی
 اعداؤں کی بنا پر وہ سلوک کرتا ہے تو
 فضول ہے اور وہی سلوک اگر اس حکم
 الہی کے واسطے ہے تو موجب برکات
 میں دیکھتا ہوں کہ لوگ جو کچھ کرتے ہیں
 وہ محض دنیا کے لیے کرتے ہیں محبت و
 ان سے کوئی ہے خدا کے واسطے نہیں کرتے
 اگر اولاد کی فراہم کرے تو اس نیت سے
 کرے واجعلنا للمتغفلین اماما
 یہ نظر کر کے کہ کوئی ایسا بچہ پیدا ہو
 جائے جو اعلیٰ کلمتہ الاسلام کا ذریعہ
 ہو۔ جب ایسی پاک خواہش ہو تو اسہ
 قلعے قاعدے کے ذریعہ یا کھیرے اولاد
 دیتے مگر میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی نظر
 اس سے آگے نہیں جاتی کہ ہمارا مانع ہے
 یا اور ملک ہے وہ اس کا وارث ہو اور
 کوئی خریک اسکو نہ پاسے مگر وہ
 اتنا نہیں سوچتے کہ کم قیمت جب تو مگر
 توتیرے لیے دوست دشمن لے لے جاتے
 سب برابر ہیں + جیسے بیت سے روک
 ایسے دیکھتے ہو سکتے ہیں کہ دعا کرو
 کہ اولاد ہو جائے جو اس جائداد کی وارث
 ہو۔ ایسا نہ ہو کہ مرے کے کوئی
 شریک نہ جاوے۔ اولاد ہو جائے
 خواہ وہ بد معاشرہ ہو۔ مگر صرف
 اسلام کی رہ گئی ہے۔ یہ خلاف اس کے
 مومن اگر مکان بنا سکے تو اس میں ہی
 انکی نیت دین ہی کی ہوتی ہے۔ ہاں
 خوراک اس کا پھر غرض ہر کام دین
 ہی کے واسطے ہوتا ہے۔ وہ خوراک
 کھاتا ہے مگر مومن ہو سکے واسطے نہیں
 بلکہ اس پر جیسے پتہ پاں کچھ دور بھاگنے
 ٹھوکر خدائی اور خوراک دیتے ہیں تاکہ
 وہ اگلی منزل چلنے کے واسطے تیار ہو جائے
 اور دم دھل جائے۔ مومن کی غرض بھی
 خوراک سے یہاں ہوتی ہے۔ کیونکہ نفس کا
 بھی قوا یک حق ہو سکے اور اہل و عیال
 کا بھی اور پھر خداوند کے حق ادا ہے
 مگر نفس کے حق کی رعایت نہ ہو تو یہ وہ جہنم
 کا اور یہ جہنم ہے یہاں ایک کو مومن کی
 غرض ہر سال ہر روزی و نعل حرکت و سکون
 سے کو بظاہر نہ کہ جیسی ہی کا سوتل ہو مگر
 اصل عبادت ہوتی ہے + بیت سے کام
 لیتے ہوتے ہیں کہ باہل اعداؤں سے بچنے کے
 مگر خدا کے نزدیک عبادت ہوتی ہے لیکن اگر
 اس میں اخلاص کی نیت نہ ہو تو غار غلطی

کا لطف ہر جاتی ہے ہر مومن کو کلو
 و اسٹو ایو ایو حکم دیا اور خدا کے لیے
 ناز نہیں پڑھتے ان کو

وسیل للمصلین فرما

کے کلو ایک اس سے جب ملن اسکو
 سبک کر دیا دوسرے شمس کا ثواب ہو گا انکی
 عاشر و اھن یا المعروف اسکی جائز
 ہے ثواب ہوتا ہے لیکن اگر یہ کاری و کاری
 ہو کہ تو میرا سکے لیے واپس ہے۔
 اسوقت اسلام جس چیز کا نام ہے وہی حق
 آگیا ہے تمام اخلاقی و مہربانیت کے ہیں اور وہ
 اخلاص ہیں کہ اگر غلطی نہ لے اللہ میں ہا
 ہے آسمان پر اٹھ گیا ہے
 خدا کے ساتھ صدق و وفاداری اخلاص
 محبت اور خدا پر توکل کا اہم ہو گئے ہیں
 اب خدا تعالیٰ نے اس کو کیا ہے کہ پھر سے سر
 سے ان کو تو گور زندہ کرے۔ وہ خدا جو
 ہمیشہ بھی اللہ حق بعد موتاں انکا
 ہے اٹھلا اس کو کیا ہے اور اس کے لیے کئی
 راہیں اختیار کی گئی ہیں لیکن صرف مامور
 ہو جانا ہے جو نرم الفاظ میں دعوت کرے
 اور لوگوں کو جہانیت کو دوسری طرف علم
 و فہم کی ترغیب ہے اور عقل آتی جاتی ہے کہ
 وہ وحی و حالات سکھوں کے ناکی کیسی ہیں
 یہی اور لوگ سمجھ گئے ہیں۔
 ایک طرف تمام محبت کے لیے آسان لفظ
 ظاہر کر رہے ہیں چنانچہ خیرات نزول المسیح جیکر
 شائع ہوگی اسوقت سکھ پتہ تک چلے گا
 کیونکہ اس میں ڈیڑھ سو کے قریب ہی نشان
 کھے ہیں جن کے ہزاروں لاکھوں گواہ موعود
 ہیں۔ اس پھر پھر ہی نشانات کا سلسلہ بھی
 رکھا گیا ہے جن میں سے ہر ایک کا بھی ایک
 نشان ہے ہر ایک جو اس شہادت سے عمل
 رہی ہے کہ کبھی گذشتہ نشانوں نے نہ دیکھی ہوگی
 اور بہت سے لوگ یہ جہاں نشانات اور
 آیات سے فائدہ اٹھا رہے ہیں کوئی ان
 نہیں جانتا کہ لوگ بذریعہ خطوط یا خود خط
 ہو کر داخل بیت نہیں ہوتے اگرچہ دنیا
 میں فتن و فحش اور فحش و آزادی خود
 روی بہت بڑھ گئی ہوئی ہے تاہم یہ لوگ
 جو ہر اسے سلسلہ میں آتے ہیں یہ بھی اس
 جماعت میں سے نکل کر آتے ہیں اس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ سید بھی ان میں ہیں
 ہوتے ہیں + خدا تعالیٰ ان لوگوں کو نکل
 دے گا انسان کو چھوڑے گا۔ اور کچھ ظاہر
 کا نشان ہو جائیں گے۔ اسی طرح دنیا کا
 انجام ہوگا۔ اور تمام محبت ہوگی۔